

آگیا۔ ہر خط میں وہی باتیں ہوتیں، جو ہزاروں مرتبہ بیان ہو چکی تھیں، لہذا محبوب نے مصلحت کر دیا کہ اب عاشق کی طرف سے جو بھی خط آئے، اسے بے توقفت جلا دیا جائے، کیونکہ اس میں نئی بات ہو ہی نہیں سکتی۔

اس مضمون اور میسر حسن کے مضمون کا فرق تشریح کا محتاج نہیں۔

۳۔ لغات : کلفتِ خاطر : دل کے لیے باعثِ رنج و کدورت

شرح : شاعر کہتا ہے کہ اول بہار کا وجود ہی نہیں۔ بفرض محال وجود تسلیم کر لیا جائے تو اس کی حیثیت ایسی ہے، جیسے خزاں کے پاؤں کو مہندی لگا دی جائے۔ خزاں کے پاؤں کو مہندی لگا دینے سے شاعر نے کئی پہلو پیدا کر لیے، مثلاً :
۱۔ مہندی میں رنگینی ہوتی ہے اور بہار کی بھی سب سے نمایاں خصوصیت رنگینی اور تازگی ہی ہے۔

۲۔ جب کسی کے پاؤں کو مہندی لگا دی جاتی ہے تو وہ چل پھر نہیں سکتا۔ شاعر کا تصور یہ ہے کہ خزاں کے رخصت ہونے کا وقت آیا تو بہار آکر خزاں کے پاؤں کی مہندی بن گئی۔ گویا خزاں کے لیے رخصت ہونا ممکن ہی نہ رہا اور وہ بدستور موجود رہی۔
۳۔ مہندی کا رنگ چند ہی روز میں اڑ جاتا ہے۔ اس سے شاعر نے بہار کی بے ثباتی اور بے حقیقتی اور خزاں کا ثبات و دوام واضح کیا۔

۴۔ پاؤں کو مہندی لگا لی جائے تو چلنے پھرنے سے عاری ہو جانے کے باعث انسان کو کلفت ہوتی ہے۔

شعر کا دوسرا مصرع اس آخری پہلو پر مبنی ہے، یعنی دنیا کا عیش بالکل عارضی ہوتا ہے اور بہر حال تکلیف، مصیبت اور کدورت کا باعث بنتا ہے۔

مرزا نے مستقل خزاں کی خوبی کے مختلف پہلو پیدا کر لیے اور ایک جگہ اسے ایسی بہار قرار دے دیا، جو خزاں کے خوف سے بالکل آزاد ہو۔ فارسی میں کہتے ہیں :

زہنہار از لعب آتش جاوید مترس

خوش بہار سیت کرد و بیم خزاں بر خیزد